رؤیت ہلال

ہلال اور رؤیت کی تعریف، گواہی قبول کرنے میں احتیاط، بڑا چاند دیکھ کر دوسری تاریخ کا کہنا جائز نہیں، قرب قیامت میں چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا، شریعت میں چاند کے بارے میں حساب کا اعتبار نہیں، امکان رؤیت کا مسئلہ، اختلاف مطالع کی بحث، رؤیت ہلال کے متعلق آپ ﷺ کی احادیث، اور مفید فقہی مسائل، اور چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں وغیرہ امور اس مختصر رسالہ میں مع حوالہ جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ تعالی ارشادفرماتے ہیں :﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ﴾۔(پ۲؍سورۂ بقرہ،آیت نمبر:۱۸۹)

ترجمہ:......لوگ آپ سے نئے مہینوں کے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔آپ انہیں بتادیجئے کہ یہ لوگوں کے (مختلف معاملات کے)اورحج کے اوقات متعین کرنے کے لئے ہیں۔

تفسیر:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک خاص شان ہے کہ انہوں نے بوجہ عظمت و ہیبت اپنے رسول ﷺ سے سوالات بہت کم کئے ہیں، بخلاف پچھلی امتوں کے کہ جنہوں نے بکثرت سوالات کئے اوراس ادب کوملحوظ نہیں رکھا،حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کےسوالات جن کا ذکرقرآن میں آیاہےکل چودہ ہیں۔

(معارف القرآن ص۴۶۶؍۴۶۷ج۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کےاس ارشاد سےبھی رؤیت ہلال کی اہمیت کا اندازہ ہوتاہے کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو چودہ سوالات کئے ان میں ایک ہلال کےمتعلق تھا۔

حضرت معاذ بن جبل انصاری اورحضرت ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ: یارسول اللہ! یہ کیا بات ہے کہ ہلال اول تو باریک سا ظاہرہوتاہے، پھر بڑھتے بڑھتے بالکل بھرجاتاہےاور پورا ہوجاتاہے،اس کے بعد پھر

باریک ہونا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ ویسا ہی ہوجاتا ہے جیسا کہ اول تھا، ایک حالت پر نہیں رہتا، اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر مظہری مترجم ص۳۲۴ ج ۱)

اسلام میں بہت سے احکام کا مدار رؤیت ہلال پر ہے جیسے: حج، عیدین، رمضان کے روزے، کفارہ کے روزے، قربانی، تکبیر تشریق، اعتکاف، زکوۃ کی تاریخ کا تعین، عورت کی عدت وفات، ایلاء کے لئے چار ماہ کی مدت، قرض کی ادائیگی کی تاریخ وغیرہ۔

ہلال اور رؤیت کی تعریف

ہلال پہلی تاریخ سے لے کر سات تاریخ تک اور چھبیس وستائیس تاریخ کے چاند کو کہتے ہیں۔ باقی پورے مہینے کے چاند کو "قمر" کہا جاتا ہے۔ خوب روشن اور بھرپور چاند کے لئے "بدر" کا لفظ ہے، چونکہ عام طور پر چودھویں کے شب میں چاند اپنی روشنی کے اعتبار سے مکمل حجم کا نظر آتا ہے، اس لئے چودھویں کے چاند کو "بدر" کہا جاتا ہے۔

(القاموس المحیط۔ قاموس الفقہ ص۳۴۲ ج ۴)

رؤیت: آنکھ سے کسی چیز کو معلوم کرنا، ابن سیدہ نے کہا: رؤیت، آنکھ اور دل سے دیکھنا ہے، یہ "رأی" کا مصدر ہے۔ (الصحاح للجوہری۔ لسان العرب لابن منظور)

رؤیت ہلال سے مقصود: پچھلے مہینہ کی انتیس تاریخ کا سورج غروب ہونے کے بعد بینا آنکھ کے ذریعہ، ایسے شخص کی طرف سے اس کا معائنہ ومشاہدہ کرنا ہے، جس کی خبر پر اعتماد ہو، اور اس کی گواہی قبول ہو، اور اس کی رؤیت سے مہینہ کا آغاز ثابت ہوجائے گا۔

(حاشیہ ابن عابدین۔ موسوعہ فقہیہ (اردو) ص۱۴۰ ج ۳۸)

اس دور میں گواہی کو قبول کرنے میں پوری احتیاط برتنی چاہئے

اس دور پر فتن میں جبکہ جھوٹ اور کذب وخیانت عام ہے، دیندار سمجھا جانے والا طبقہ

بھی اس گناہ کبیرہ میں مبتلا ہے، ایسے وقت میں رؤیت ہلال کی گواہی بھی قبول کرنے میں بہت احتیاط کرنی چاہئے، ہر ایرے غیرے کی گواہی پر جلد بازی میں فیصلہ کردینا فرض روزے کے ضیاع کا سبب ہوسکتا ہے۔اس وقت اس اہم مسئلہ میں عوام تو عوام خواص کی طرف سے کچھ نہ کچھ احتیاط میں کمی کا مظاہرہ ہورہا ہے۔

خیر القرون کے اس زمانہ میں جس کے عدل وسچائی کی گواہی زبان صاحب شریعت ﷺ سے مروی ہے، اس میں بھی ایسی گواہی آئی تو اسے رد کیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رؤیت کی گواہی دینے والے کو ابرو دھونے کا حکم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس نے کہا تھا کہ: میں نے چاند دیکھا ہے، فرمایا تھا کہ: اپنی ابروؤں کو پانی سے صاف کرو، پھر فرمایا کہ: اب بتاؤ چاند کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ تو گم ہوگیا، تو آپ نے فرمایا: وہ بال تھا جو تیری ابروؤں میں قائم ہوگیا تھا (آنکھ کے ابرو کے سامنے آگیا تھا) اور تو نے اس کو ہلال سمجھ لیا تھا۔

(عمدۃ الفقہ ص ۲۳۱ ج ۳، رؤیت ہلال کا ثبوت)

(۱)......''شامی'' میں ہے: یروی ان عمر رضی الله عنه أمر الذی قال : رأیت الهلا ل أن یمسح حاجبیه بالماء ، ثم قال له : أین الهلال ؟ فقال : فقدته ، فقال : شعرة قامت بین حاجبیک فحسبتها هلالا ۔

(شامی ص ۳۵۱ ج ۳، مطلب : فی صوم یوم الشک ،کتاب الصوم ، تحت قوله : ما رآه یحتمل ان یکون خیالا لا هلالا ، ط : مکتبة دار الباز ، مکة المکرمة)

قاضی ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ کی رؤیت کی گواہی پر حکیمانہ تدبیر

قاضی ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ نے ایک نہایت قابل احترام شخصیت حضرت انس رضی

اللہ عنہ کے چاند کی رؤیت کے دعوی کو حکیمانہ تدبیر سے واہمہ قرار دیا جس کا حضرت نے خود بھی اقرار کیا۔

(۲)......حکی عن انس بن مالک رضی الله عنه انه حضر مع جماعة فیهم ایاس بن معاویة ' فأخبر انس رضی الله عنه أنه رأی الهلال ولم یره أحد من الجماعة ، فتفطن ایاس بذکائه و نظر الی عین انس رضی الله عنه فوجد علیها شعرة بیضاء ' وقد نزلت من حاجبه ' فرفعها ایاس بیده ' و قال : أرنی الهلال ؟ قال : لا انظره۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ایک جماعت کے ساتھ قیام فرما تھے، ان میں قاضی ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ بھی تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ: میں نے چاند دیکھا اور مجلس میں سے کسی نے نہیں دیکھا، قاضی ایاس رحمہ اللہ نے اپنی ذہانت وفطانت سے کام لیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی آنکھ کی طرف دیکھا تو اس پر سفید بال نظر آیا جو ان کی بھوؤں پر آ گیا تھا، قاضی ایاس رحمہ اللہ نے اسے اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور عرض کیا: اب چاند دکھلائیے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تو نظر نہیں آتا۔(رسالۃ الہلال (علامہ طنطاوی) ص۲۹، فصل کیف یعتبر الحساب فی الهلال ، الخ)

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا گواہی کو رد کرنا اور گواہوں کو سزا دینا

(۳)......عن عبد الکریم الجَزری ' قال : شهد قوم عند عمر بن عبد العزیز علی هلال رمضان ' فَاتَّهَمهم فضربهم سبعین سبعین ، وأبطل شهادتَهم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۲۶ ج۱۱، شاهد الزور ما یُصنع به ؟ کتاب البیوع والاقضیة ، رقم الحدیث:۲۳۵۰۳)

ترجمہ:......حضرت عبد الکریم جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ

اللہ کے سامنے کچھ لوگوں نے رمضان کے چاند کی گواہی دی، آپ نے ان کو جھوٹا قرار دیا اوران سب کو(جھوٹی گواہی کی سزامیں) ستر ستر کوڑے مارے، اوران کی شہادت کو باطل قرار دیا۔

تشریح:...... یہ روایت بہت قابل غور ہے کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک دو آدمی کی نہیں ایک قوم کی گواہی رد فرمادی۔

ایک جماعت کی شہادت کے باوجود علامہ نجم الدین کا عدم عید کا فیصلہ

علامہ نجم الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اہل سمرقند نے رمضان کا چاند: ۵۳۱ھ میں پیر کی رات کو دیکھا اوراسی کے مطابق روزہ رکھا، پھرایک جماعت نے قاضی القضاۃ کے سامنے :۲۹؍رمضان کو پیر کی رات گواہی دی کہ: اہل کش نے اتوار کی رات کو رمضان کا چاند دیکھا تھا اس لئے آج تیس رمضان ہے، اس گواہی پر قاضی نے اعلان کر دیا کہ آج آخری رمضان ہے اور کل عید ہوگی، مگر شام کو اہل سمرقند میں سے کسی نے بھی چاند نہیں دیکھا، اور مطلع بالکل صاف تھا، اورابر آلود بھی نہیں تھا، اس کے باوجود انہوں نے منگل کو عید کا فیصلہ کیا، تو علامہ نجم الدین رحمہ اللہ نے فرمایا: میں فتوی دیتا ہوں کہ آج رات تراویح نہ چھوڑی جائے، اور کل افطار بھی جائز نہیں، اور عید کی نماز بھی جائز نہیں، اور فرمایا: یہی صحیح ہے۔

’’قال نجم الدین : اهل ’’ سمرقند ‘‘ رأوا هلال رمضان سنة احدی و ثلا ثین مائة بسمرقند لیلة الاثنین و صاموا کذلک ، ثم شهد جماعة عند قاضی القضاة یوم الاثنین ‘ وهو الیوم التاسع والعشرون ان اهل ’’ کش‘‘ رأوا الهلال لیلة الاحد وهذا الیوم آخر الشهر ‘ وقضی به و نادی المنادی فی الناس ان هذا آخر یوم و غدا یوم

العيد ‘ فلما امسوا لم ير أحد من اهل سمرقند الهلال ‘ والسماء مصحية لا علة بها اصلا و مع هذا عيدوا يوم الثلاثاء ، قال نجم الدين : انا أفتيت بانه لا يترك التراويح فى هذه الليلة ‘ ولا يجوز الافطار يوم الثلاثاء ‘ ولا صلوة العيد ، قال : والصحيح هذا ’’۔

(فتاوی تاتارخانیہ ص۳٦٦ ج۳ ،الفصل: روية الهلال ،كتاب الصوم ، رقم المسئلة :۴۵۸۵)

گواہوں پر جرح کرنا چاہئے اور اسلاف سے اس کا ثبوت

یہ دور کذب کا ہے، اس لئے ہر آدمی کی گواہی بغیر تحقیق کے قبول نہیں کرنی چاہئے، بلکہ اس گواہ پر جرح کرنا چاہئے، حضرات سلف سے بھی گواہی کے بعد قسم لینا ثابت ہے۔

(۱)......عن علی : انه استحلف عبيد الله بن الحُرّ مع بينته۔

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ بن حر سے گواہ کے ساتھ قسم بھی طلب کی۔

(۲)......عن شريح قال ‘ قبّح الله بينتك اِن لم تَحلِفُ على حقِّك۔

ترجمہ:......حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر تم اپنے حق پر قسم نہ اٹھاؤ گے تو اللہ تعالی تمہارے گواہ کو ہر اچھائی اور بھلائی سے دور رکھے (تمہارے گواہ کا برا ہو)۔

(۳)......عن شريح انه كان يستحلف مع البيِّنة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۲۹ ج۱۱، من كان يستحلف الرجل مع بينته ، كتاب البيوع والاقضية ، رقم الحديث::۲۳۵۱٦/۲۳۵۱۸/۲۳۵۲۰)

ترجمہ:......حضرت شریح رحمہ اللہ گواہ کے ساتھ قسم بھی لیتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینکڑوں کی گواہی کو رد کرنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے بحرین کے

گورنر مقرر تھے، یہاں کی رعایا نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا، معزولی کے بعد بحرین کی رعایا نے ایک چال یہ چلی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر ایک الزام لگایا تا کہ ان کی واپسی ممکن نہ رہے، وہ یہ کہ زمینداروں سے ایک لاکھ کی رقم جمع کر کے دربار خلافت میں جمع کرائی اور کہا کہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے سرکاری محاصل سے خیانت کر کے ہمارے پاس جمع کرائی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سختی سے باز پرس کی، معاملہ بہت نازک تھا، رقم موجود تھی، سینکڑوں شاہد تھے، کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہ تھی، لیکن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے دماغی توازن قائم رکھا اور نہایت اطمینان سے کہا کہ: میں نے تو دو لاکھ جمع کئے تھے، ایک لاکھ کی اس نے خیانت کی، یہ سن کر زمین دار بہت گھبرایا اور حلف لے کر اپنی صفائی پیش کی، ورنہ ان کو دو لاکھ بیت المال میں داخل کرنا پڑتے تھے، مگر یہ واقعہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے کے لئے بنایا گیا تھا، اور تحقیقات سے غلط ثابت ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے دو لاکھ کا کیوں اقرار کیا، انہوں نے جواب دیا کہ: مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی، اور اس کے سوا بدلہ لینے کی کوئی صورت نہ تھی۔

(مستفاد: سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم ص۱۸۲ ج ۲، مہاجرین حصہ دوم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ میں جبکہ رقم موجود تھی، سینکڑوں شاہد تھے، مگر ان کی گواہی پر کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ کا اکتیسواں روزہ رکھنا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

خود میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ: حضرت (مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری

رحمہ اللہ) کے اخیر رمضان المبارک میں شعبان کے چاند کی گڑ بڑ سے یہ بحث شروع ہوئی کہ آج مطلع صاف ہے تیس روزے پورے ہو جانے کے بعد اگر شام کو رؤیت نہ ہوئی تو کل روزہ رکھنا چاہئے یا نہیں؟ حضرت کا ارشاد مبارک تھا کہ: شعبان کے چاند میں جس شہادت پر مدار تھا بعض وجوہ سے شرعی حجت نہ تھی، اس لئے روزہ ہے، اور میرا ناقص خیال تھا کہ وہ شرعی حجت سے صحیح تھی، اس لئے کل کا روزہ نہیں ہے، دن بھر بحث رہی، شام کو چاند نظر نہیں آیا، حضرت نے طے فرمادیا کہ میں روزہ رکھوں گا، میں نے عرض کیا: میرے لئے کیا ارشاد ہے؟ فرمایا کہ: میرے اتباع کی ضرورت نہیں، سمجھ میں آ گیا ہو تو رکھو ورنہ نہیں، بالآخر حضرت کا روزہ تھا اور میرا افطار۔ (الاعتدال فی مراتب الرجال: اسلامی سیاست ص ۲۰۹)

بہت غور کا مقام ہے کہ حضرت رحمہ اللہ نے کس قدر احتیاط کا پہلو اختیار فرمایا، شعبان کی رؤیت میں غلطی کے شبہ پر اکتیسواں روزہ رکھا۔

بادشاہ کے اعلان پر امام الحرمین رحمہ اللہ کا عید نہ کرنا

امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک الجوینی رحمہ اللہ کا جب دور تھا اور ملک شاہ سلجوقی نے عید کے چاند کا اعلان کرادیا، امام الحرمین رحمہ اللہ کے نزدیک رویت ثابت نہیں تھی، انہوں نے منادی کروادی کہ ابوالمعالی کہتا ہے کہ: کل تک ماہ رمضان ہے، جو میرے فتوی پر عمل کرنا چاہتا ہے اسے لازم ہے کہ وہ کل بھی روزہ رکھے، ملک شاہ نے باز پرس کی، تو فرمایا کہ:

جو امور فرمان سلطانی پر موقوف ہیں ان کی اطاعت ہم پر فرض ہے، اور جو حکم فتوی سے متعلق ہے وہ بادشاہ کو مجھ سے پوچھنا چاہئے، کیونکہ بحکم شریعت علماء کا فتوی حکم شاہی کے برابر ہے، روزہ رکھنا، عید کرنا یہ امور فتوی پر موقوف ہیں بادشاہ وقت کو ان سے کوئی تعلق

نہیں، چنانچہ بادشاہ نے اعلان کرادیا کہ میرا حکم درحقیقت غلط تھا اورامام الحرمین کا حکم صحیح ہے۔(تاریخ دعوت وعزیمت ص ۱۱۷ج ۱)

حکومت کے اعلان پر اکابر علماء دیوبند کا عید نہ کرنا

حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب مدظلہم، حضرت مولانا مفتی جمیل صاحب تھانوی رحمہ اللہ کے حالات میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''صدر ایوب خان مرحوم کے زمانہ میں ایک مرتبہ رویت ہلال کا مسئلہ درپیش آیا، آخر شب میں حکومت نے چاند کا اعلان کردیا، شہادتیں ناکافی تھیں، فجر کی نماز کے بعد احقر اپنے والد ماجد مولانا زکی کیفی مرحوم کے ہمراہ جامعہ اشرفیہ حاضر ہوا تو مدرسہ کے دفتر میں -جو اس وقت مسجد کے حوض کی بالائی سطح پر تھا- علماء جمع تھے، حضرت مولانا عبید اللہ مدظلہم، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی تشریف رکھتے تھے، لوگوں کا تانتا بندھا ہوا تھا، باہر سے ٹیلی فون کی بھر مار تھی، لوگ مہتمم صاحب سے مسئلہ پوچھتے تو مہتمم صاحب حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کردیتے، حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے کہ: بھائی یہ تو شرعی مسئلہ ہے اس میں تو مفتی صاحب کی بات چلے گی اور پھر حضرت مولانا مفتی جمیل صاحب تھانوی رحمہ اللہ کی طرف اشارہ فرمادیتے، مفتی صاحب فرماتے کہ: حکومت جانے اور اس کا مسئلہ، میں تو بہرحال روزہ سے ہوں، (یعنی آج عید نہیں ہے)اسی دوران کراچی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ سے بات ہوئی اور پھر بالآخر مسئلہ کا صاف اعلان کردیا گیا''۔

(ماہنامہ ''البلاغ'' کراچی، بابت: رمضان المبارک ۱۴۱۸ مطابق جنوری ۱۹۹۸ء)

اکا دکا آدمی کی شہادت پر اعتماد کرنا لاکھوں انسانوں کو اندھا فرض کرنا ہے

امام ابوبکر جصاص رازی رحمہ اللہ نے ''احکام القرآن'' میں بڑے پتے کی بات لکھی کہ:

ہمارے ائمہ نے یہ فتوی دیا ہے کہ اگر مطلع بالکل صاف ہو تو رمضان اور عید کے چاند کے لئے ایک دو آدمیوں کی شہادت کافی نہیں، بلکہ شہادت دینے والی اتنی بڑی جماعت ہونی چاہئے کہ غلطی کا احتمال نہ رہے، اس لئے کہ اکا دکا آدمی کی شہادت پر اعتماد کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم اس علاقے کے لاکھوں انسانوں کو گویا اندھا فرض کر رہے ہیں۔

(اختلاف امت اور صراط مستقیم ص۱۰۲ ج۱)

رؤیت ہلال میں اتحاد امر مستحسن نہیں

مسئلہ:...... رؤیت ہلال میں اتحاد و اتفاق ضروری نہیں، بلکہ صحت اور صحیح رؤیت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

اگر عید کا ایک دن منانا کوئی امر مستحسن ہے تو پھر سارے عالم کے مسلمانوں کو ایک ہی دن عید منانی چاہئے۔ (رویت ہلال ص۲۳۔ جواہر الفقہ ص۴۶۳ ج۳)

تمام شہروں میں ایک ہی دن رمضان یا عید منانا نہ مسلمانوں پر لازم ہے نہ اس کے اہتمام میں پڑنا کوئی اسلامی خدمت یا شرعی اجر ہے، اور نہ عادۃً ایسا ہو سکتا ہے، کیونکہ مغربی اور مشرقی ممالک میں مسافت طویلہ کے بعد اختلاف مطالع کا وجود یقینی اور اس کا اعتبار جمہور کے نزدیک ثابت ہے، اس لئے عہد صحابہ میں رمضان و عید مدینہ میں کسی روز مکہ میں کسی روز، شام میں کسی دن عراق و مصر میں کسی دن ہوتی تھی، ان سب شہروں میں ایک ہی دن رمضان یا عید منانے کا جو اہتمام اس زمانہ میں ممکن تھا حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم و

تابعین رحمہم اللہ نے اس کا بھی اہتمام نہیں فرمایا۔

(آلات جدیدہ کے شرعی احکام،ص ۱۷۶۔ جواہر الفقہ ص ۴۶۴ ج ۷)

رؤیت ہلال کے اختلاف کو ختم کرنے کی سعی قدرت کا مقابلہ کرنا ہے

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

''چاند کے مسئلہ میں گڑ بڑ اور اختلافی صورت ہمیشہ سے رہی ہے اور ہمیشہ رہے گی، قرون مشہود لہا بالخیر: خلافت راشدہ کے دور میں بھی یہ رہا، اس اختلاف کو ختم کرنے کی سعی قدرت کا مقابلہ کرنا ہے۔ (فتاوی محمودیہ ص ۴۷ ج ۱۰، مطبوعہ: جامعہ فاروقیہ کراچی)

نوٹ:...... تفصیل کے لئے دیکھئے! راقم کا رسالہ ''رؤیت ہلال میں اتحاد کا مسئلہ''۔

(مرغوب الفقہ ص ۲۲ ج ۶)

بڑا چاند دیکھ کر دوسری تاریخ کا کہنا جائز نہیں

مسئلہ:...... چاند دیکھ کر یہ کہنا کہ چاند بہت بڑا ہے، کل کا معلوم ہوتا ہے، بری بات ہے۔

(بہشتی زیور ص ۲۰۰ ر تیسرا حصہ، چاند دیکھنے کا بیان (درسی بہشتی زیور خواتین کے لئے ص ۲۰۷)

(۱):...... عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من اقتراب الساعة انتفاخ الاهلة ، وأن یری للیلة ، فیقال هو ابن لیلتین۔

(مجمع الزوائد ص ۲۶۳ ج ۳، باب فی الاهلة و قوله : صوموا لرؤیته ،کتاب الصوم ، رقم الحدیث : ۴۸۰۸)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قرب قیامت کی علامات میں چاند کا بڑا نظر آنا ہے، اور یہ کہ چاند پہلی رات کا دیکھا جائے گا اور کہا جائے کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔

نوٹ:......تفصیل کے لئے دیکھئے! راقم کا رسالہ ’’قرب قیامت اور رؤیت ہلال‘‘۔

(مرغوب الفقہ ص ۱۴۷ ج ۶)

قرب قیامت میں چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا

قیامت کی علامتوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ چاند پہلے دیکھ لیا جائے گا، جیسا کہ اس وقت دنیا کے کئی اسلامی ممالک میں بھی رؤیت کا نظام درست نہیں ہے، اور رؤیت کا فیصلہ وقت سے پہلے ہی اکی دکی گواہی پر کر دیا جاتا ہے، حدیث شریف میں ہے:

(۲):......عن انس رضی اللہ عنه قال: من اقتراب الساعة ان یری الھلال قَبَلا ، فیقال للیلتین ، الخ۔ (جمع الفوائد ص ۱۴۱۷ ج ۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: قرب قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا، اور (پہلی تاریخ کے چاند) کو کہا جائے گا کہ یہ دوسری تاریخ کا ہے۔

وقت سے پہلے روزہ رکھنے پر آیت کا نزول

(۱)......﴿ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ﴾۔

(پ ۲۶/سورۂ حجرات، آیت نمبر:۱)

ترجمہ:......اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھا کرو۔

تفسیر:......زجاج نے کہا:

لا تقدموا أعمال الطاعات قبل وقتها الذی أمر الله تعالی به و رسوله صلی الله علیه وسلم۔

جن عبادات کے اوقات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے مقرر ہیں

ان کے وقت آنے سے پہلے ان عبادات کو ادا نہ کرو۔

(الجامع لاحکام القرآن ص۳۵۴ ج۱۹، سورۂ حجرات (تفسیر قرطبی)۔النکت والعیون ص۳۲۶ ج۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ: نبی کریم ﷺ سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ایک روایت میں ہے کہ: حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ایک یا دو دن رمضان سے پہلے ہی آپ ﷺ کی موجودگی میں روزہ شروع کردیتے تھے۔

''طبرانی'' کی روایت میں ہے کہ: مہینہ کی ابتدا جلدی سے شروع فرمادیتے اور روزہ رکھنے لگتے تھے، اس پر اللہ تعالی نے اس آیت کو نازل فرما کر حکم فرمایا کہ: اس طرح وقت سے پہلے روزہ نہ رکھو۔

(۲)......أخرج ابن مردوية عن عائشة رضى الله عنها فى قوله ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ﴾ قالت : لا تصوموا قبل أن يصومَ نبيُّكم۔

(۳)......وأخرج ابن النجار فى " تاريخه " عن عائشة رضى الله عنها قالت : كان الناس يتقدّمون بينَ يدى رمضانَ بصيامٍ– يعنى يوما أو يومين – فانزل الله : ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ﴾۔

(۴)......وأخرج الطبرانى فى "الاوسط " وابن مردوية عن عائشة رضى الله عنها ' ان ناسا كانوا يتقدّمون الشهر فيصومون قبل النبى صلى الله عليه وسلم فأنزل الله : فى قوله ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ﴾۔

(الدر المنثور فى التفسير بالمأثور ص۵۲۹/۵۲۸ ج۱۳، سورۂ حجرات)

روزے کے افطار سے قبل افطار کرنے کی سزا

(۲۵)...... ابو اُمامة الباهلى رضى الله عنه قال : سمعت رسول صلى الله عليه و

سلم يقول : بينا أنا نائم اذ أتاني رجلان فأخذا بضَبُعَيَّ فأتيا بي جبلا وعرًا فقالا : اصعَدْ ، فقلت : انِي لا اُطيقُه ، فقالا : انّا سَنَسُهِلُهُ لک ، فصعدتُّ حتّى اذا كنتُ في سواء الجبل اِذا بأصواتٍ شديدةٍ ' قلتُ : ما هذه الاصوات ؟ قال : هذا عُواء أهل النّار ' ثم انطلق بي فاذا أنا بقومٍ معلِّقين بعَراقيبِهم ' مُشقّقةٍ أشداقُهُم تسيل اشداقُهم دماً ' قال :قلتُ : من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء الذين يُفطِرون قبل تَحِلَّةِ صومهم ' فقال : خابت اليهود والنّصارى ، فقال سليمان : ما أدرى أسَمِعَه ابو امامة من رسول الله صلى الله عليه وسلم ' أم شيءٌ من رأيه ، ثم انطلق فاذا بقوم أشدّ شيءٍ اِنتِفاخا ' وأنتَنِه ريحا ' وأسوئه مَنْظرا ، فقلت : مَن هؤلاء ؟ فقال : هولاء قَتْلى الكُفّار ، ثم انطلق بي فاذا أشد شيء انتفاخا وانتنه ريحا كأن ريحهم المَراحِيض ، فقلت : من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء الزّانون والزّواني ' ثم انطلق بي فاذا بنساء تَنْهَشُ ثَدْيَهُنّ الحيّات ' قلت : ما بال هؤلاء ؟ قال هؤلاء يمنَعْنَ اولادَهُنّ البانَهُنّ ، ثم انطلق بي فاذا انا بغلمانٍ يلعبون بين نهرين ' قلت : من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء ذَرارى المؤمنين ، ثم شَرَف شرفًا فاذا أنا بنفرٍ ثلا ثةٍ يشربون من خمرٍ لّهم ، قلت : من هؤلاء ؟ قال : هؤلاء جعفرٌ و زيدٌ وابن رواحةَ ، ثم شرفني شرفا آخر ، فاذا انا بنفرٍ ثلا ثةٍ ، قلت : من هولاء ؟ قال : هذا ابراهيم وموسى وعيسى وهم ينظُرُوني۔

(صحیح ابن خزیمہ، باب ذكر تعليق المفطرين قبل وقت الافطار بعراقيبهم و تعذيبهم في الآخرة بفطرهم قبل تحلة صومهم ، جماع ابواب فضائل شهر رمضان و صيامه ، رقم الحديث:۱۹۸۶۔

صحیح ابن حبان (آخری حدیث)، باب ذكر وصف عقوبة اقوام من اجل اعمال ارتكبوها ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم اياها ، كتاب اخباره نن مناقب الصحابة ، رقم الحديث:۷۴۹۴)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: میں سو رہا تھا کہ دو شخص میرے پاس (خواب میں) آئے اور میرے بازو پکڑ کو مجھ کو ایک سخت پہاڑ پر لائے اور کہا کہ چڑھو، میں نے کہا کہ: مجھ میں اس کی طاقت نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ: ہم اس کو آپ لئے آسان بنا دیں گے، چنانچہ میں چڑھا، اور جب پہاڑ کی ہموار سطح پر پہنچا تو بہت کچھ سخت آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا: یہ آواز کیسی ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ عام دوزخی ہیں، پھر مجھ کو آگے چلایا گیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ کچھ آدمی پنڈلیوں کے بل لٹکے ہوئے ہیں اور ان سے خون بہہ رہا ہے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جواب ملا کہ: یہ وہ لوگ ہیں کہ جو روزے کے افطار سے قبل افطار کیا کرتے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ: بڑے خسارے میں رہے یہود و نصاری (کہ انہوں نے قبل از وقت افطار کیا) سلیم راوی کہتے ہیں کہ: اس لفظ کہ متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ: ابوامامہ نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا (اور نقل کیا) یا اپنی طرف سے کہا۔ پھر مجھ کو آگے چلایا تو دیکھتا کیا ہوں کہ کچھ آدمی نہایت درجہ پھولے ہوئے اور نہایت بد بودار تھے کہ پاخانہ کی سی بد بو آتی تھی، اور نہایت بدشکل تھے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورتیں ہیں، پھر مجھ کو چلایا گیا تو عورتیں نظر پڑیں کہ ان کی پستانیں سانپ نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا کہ: ان کا کیا قصہ ہے؟ جواب ملا کہ: یہ وہ عورتیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر مجھ کو چلایا گیا تو بچوں کو دیکھا کہ دو نہروں کے درمیان کھیل رہے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب ملا کہ: یہ مسلمانوں کی صغیر سن اولاد ہیں۔ پھر مجھ کو اوپر چڑھایا گیا تو تین آدمی نظر آئے کہ اپنی شراب پی رہے ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ

حضرت جعفر اور حضرت زید اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ پھر مجھ کو دوسری طرف اوپر چڑھایا گیا تو تین اشخاص نظر آئے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرشتوں نے کہا کہ: یہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والسلام ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا چاند کے ثبوت کے بغیر رمضان شروع کرنے پر ارشاد

(۱):......عن عتبة بن عمار بن عياش ، عن أبيه ، قال : أتيت ابن مسعود ، فقلت : صام ناس من الحيّ و ناس من جيراننا اليوم ، فقال : عن رؤية الهلال ؟ فقلت : لا ، قال : لان أفطر يوما من رمضان ثم أقضيه ، أحب الىّ من أن أصوم يوما من شعبان۔

ترجمہ:......حضرت عتبہ بن عمار بن عیاش اپنے والد سے روایت نقل فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا کہ: محلّہ کے کچھ لوگوں نے اور ہمارے کچھ پڑوسیوں نے آج (شعبان کے آخری دن کا) روزہ رکھا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا (رمضان کے) چاند کی رویت (کے ثبوت کے بعد) روزہ رکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں تو آپ نے فرمایا: میں رمضان کا ایک روزہ افطار کروں اور پھر اس کی قضا کروں، یہ مجھے پسند ہے اس بات سے کہ میں شعبان کے دن کی (آخری تاریخ کا جو یوم شک ہے) روزہ رکھوں۔

(معجم طبرانی کبیر ص۳۶۲ ج۹، رقم الحديث :۹۵۶۴۔ مجمع الزوائد ص۲۶۷ ج۳، باب فيمن يتقدم رمضان بصوم ،كتاب الصوم ، رقم الحديث :۴۸۲۹)

تشریح:......رمضان کے چاند کے ثبوت کے بغیر شعبان کے آخری دن کا روزہ رکھنے پر یہ

ارشاد فرمایا: کہ اگر بعد میں کسی کی گواہی پر رمضان کا چاند ثابت بھی ہو جائے اور اس پہلی رمضان کا روزہ قضا کرنا پڑے یہ مجھے پسند ہے اس بات سے کہ چاند کے ثبوت سے پہلے ہی رمضان شروع کر دوں۔

شریعت میں چاند کے بارے میں حساب کا اعتبار نہیں

مسئلہ:......شریعت نے چاند کے بارے میں حساب کا اعتبار نہیں کیا، یعنی فلکیات کے ماہرین جس دن چاند دیکھے جانے کا امکان بتائیں، اس دن بغیر چاند دیکھے صرف اہل فلکیات کی رائے پر چاند کا فیصلہ کر دینا درست نہیں۔

ضروری نوٹ:......اس کذب و خیانت کے دور میں مناسب بلکہ ضروری ہے کہ جب ماہرین فلکیات کے مطابق چاند کی رویت کا امکان نہ ہوتو اکی دکی شہادتوں پر چاند کا فیصلہ نہیں کرنا چاہئے، ہاں جم غفیر کی گواہی آجائے تو اور بات ہے، مگر جب رویت کا امکان نہ ہوتو انشاء اللہ جم غفیر کی شہادتیں نہیں آئیں گی۔ امکان رویت کے بارے میں راقم نے اپنے رسالہ ''رویت ہلال اور حساب فلکیات'' میں لکھا ہے:

امکان رؤیت کا مسئلہ

اہل حساب و ماہرین فلکیات کے نزدیک جس دن چاند کی رؤیت ممکن نہ ہو، ایسے وقت میں اکی دکی شہادت یقیناً رد کر دی جائے گی، اس لئے ضروری ہے کہ اس دور پرفتن میں جس میں جھوٹ اور کذب عام ہو (جس کی خبر خود آنحضرت ﷺ نے بھی دی ہے کہ ''ثم یفشو الکذب''، یعنی پھر جھوٹ پھیل جائے گا) ماہرین فلکیات سے بھی تحقیق کی جائے کہ آج چاند کے نظر آنے کا امکان ہے یا نہیں؟ اگر اس دن رویت ممکن نہ ہوتو ایسی گواہی قابل قبول نہیں ہوگی۔ ہمارے اکابر نے واضح طور پر لکھا ہے کہ: رؤیت کے سلسلہ میں اہل

حساب کی بات کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

اور یہ رائے اکابر علماء کی ہے، جیسے: حضرت مفتی سید عبد الرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ، حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب رحمہ اللہ، حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم، مولانا مفتی محمد فیصل صاحب مدظلہ، حضرت مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہ، حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری رحمہ اللہ۔

نوٹ:......ان اکابر کی آراء کی عبارات اور حوالوں کے لئے دیکھئے! راقم الحروف کا رسالہ ''رویت ہلال اور حساب فلکیات''۔ مرغوب الفقہ ص۱۲۴ ج۶۔

اس مختصر رسالہ میں اس مقدمہ کے ساتھ آپ ﷺ کی احادیث اور چند فقہی مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے، اور پوری امت کو صحیح رؤیت کی تحقیق کرکے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور حق کو اپنانے اور حق پر استقامت نصیب فرمائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲۶/ شوال المکرّم ۱۴۴۲ھ، مطابق: ۷/ جون ۲۰۲۱ء،

پیر

آپ ﷺ شعبان کے چاند دیکھنے کا خوب اہتمام فرماتے

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها تقول : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتحفّظ من شعبان ما لا یتحفّظ من غیره ، ثم یصوم لِرؤیة رمضان ، فاِنْ غُمَّ علیه عدّ ثلا ثین یوما ثمّ صام۔

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جتنا شعبان کے چاند کا اہتمام فرماتے تھے اتنا کسی دوسرے ماہ کا نہیں فرماتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے، لیکن مطلع غبار آلود ہونے (اور کہیں سے رویت کی اطلاع نہ ملنے) کی صورت میں (شعبان کے) تیس دن پورے فرمایا کرتے تھے۔

(ابوداؤد، باب اذا اغمی الشهر ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۲۳۲۵)

ہم لکھی پڑھی امت نہیں ہیں

(۲)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال : اِنّـا اُمَّة اُمِّیَّة لا نکتب ولا نحسب ، الشهر هٰکذا و هٰکذا ' یعنی مرّة تِسعةً و عشرین و مرة ثلا ثین۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم ایسی امت ہیں جو (مکتب میں) پڑھی ہوئی نہیں ہے، ہم نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں، مہینہ اس طرح یا اس طرح ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے۔

(بخاری، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم : لا نکتب ولا نحسب ، کتاب الصوم ، رقم الحدیث:۱۹۱۳)

تشریح:......علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

اس حدیث میں مذکور ہے کہ ہم امی امت ہیں، اس کے حسب ذیل معانی ہیں:

(۱)......امّی کا معنی ہے: جوام (ماں) کی طرف منسوب ہو، اور ماں عموماً مکتب میں پڑھی ہوئی نہیں ہوتی۔

(۲)......اس سے مراد ہے: امت عرب (یعنی عرب والے) اور وہ عموماً لکھتے نہیں تھے۔

(۳)......ہم جس کیفیت سے اپنی ماؤں سے پیدا ہوئے، اسی کیفیت پر باقی ہیں۔

(۴)......ہم ام القری یعنی مکہ کی طرف منسوب ہیں یا اپنی امہات کی طرف منسوب ہیں۔

(۵)......ہم نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں، کیونکہ عربوں میں لکھنا پڑھنا بہت نادر تھا، قرآن مجید میں ہے:

﴿ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ﴾۔(پ:۲۸/سورۃ الجمعہ، آیت نمبر:۲)

ترجمہ:......وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے (عظیم) رسول بھیجا۔

(۶)......حساب نہ کرنے کا معنی یہ ہے کہ ہم علم نجوم کا حساب نہیں کرتے یا ستاروں کے چلنے اور ان کی رفتار کا حساب نہیں رکھتے۔

(۷)......ہم ایسی امت ہیں جس کو اپنے روزوں اور دیگر عبادات میں حساب وکتاب کی معرفت کا مکلّف نہیں کیا گیا، ہماری عبادات واضح نشانیوں اور امور ظاہرہ کے ساتھ مربوط ہیں۔

(۸)......اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ روزہ کے تعین میں علم نجوم کا دخل نہیں ہے، اور ستاروں کی رفتار کے حساب کا دخل نہیں ہے۔

(۹)...... نبی ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ روزہ تیس کا بھی ہوتا ہے اور انتیس کا

بھی ہوتا ہے، اس کا معنی ہے کہ ہاتھ کے اشارے سے عدد کا تعین صحیح ہے، لہذا کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور انگلیوں سے تین کا اشارہ کرے تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(نعمۃ الباری ص ۳۹۷ ج ۴)

چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو

(۳)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : الشهر تِسع و عشرون لیلةً فلا تصوموا حتّی تَرَوه ' فَاِنْ غُمَّ علیکم فأكمِلوا العدّة ثلا ثین۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے، اس لئے تم روزہ نہ رکھو حتی کہ تم (رمضان کے چاند کو) دیکھ لو، پس اگر تم پر چاند مستور ہو جائے تو تم تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

(بخاری، باب قول النبی صلی الله علیه وسلم : اذا رأیتم الهلال فصوموا ' واذا رأیتموه فأفطروا ، کتاب الصوم ، رقم الحدیث:۱۹۰۷)

تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے

(۴)......عن ابی هریرة رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه و سلم قال : لا یتقدمَنَّ احدُکم رمضان بصوم یوم أو یومین ، الا ان یکون رجل کان یصوم صومه ' فَلْیَصُمْ ذلک الیوم۔

(بخاری، باب لا یتقدّمنّ رمضان بصوم یوم ولا یومین ، کتاب الصوم ، رقم الحدیث:۱۹۱۴)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دن پہلے یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ ایک آدمی

کی عادت اس دن روزہ رکھنا ہو تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔

(۵)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تصوموا قبل رمضان ، الخ ۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔

(ترمذی، باب ما جاء ان الصوم لرؤية الهلال والافطار له ، ابواب الصوم ، رقم الحديث:۶۸۸)

دو عادل آدمیوں کی گواہی پر رویت کا فیصلہ

(۶)......عن حسين بن الحارث الجدلی : اَنّ أمير مكّةَ خطب ثم قال : عَهِد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننسُک للرؤية ' فان لم نره و شهد شاهدا عدل نَسَكْنا بشهادتِهما۔

ترجمہ:......حضرت حسین بن حارث جدلی فرماتے ہیں کہ: امیر مکہ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تاکیداً یہ حکم دیا تھا کہ: ہم عید بقرعید صرف چاند دیکھ کر کیا کریں اور اگر (ابر یا غبار کی وجہ سے) ہم چاند نہ دیکھ سکیں (یعنی رویت عامہ نہ ہو) مگر دو (معتبر اور) عادل گواہ رویت کی گواہی دیں تو ہم ان کی گواہی پر عید بقرعید کرلیا کریں۔

(ابوداؤد، باب شهادة رجلين على رؤية هلال شوال ، كتاب الصوم ، رقم الحديث:۲۳۳۸)

(۷)......اختلف الناس فی آخرِ يومٍ من رمضان ، فقَدِمَ أعرابِيّان فشهدا عند النبی صلى الله عليه وسلم بالله لأهَلَّا الهلال أمس عشيّة ، فأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم النّاس ان يُفْطِروا ، زاد خلف فی حديثه : وأن يَغْدُوا الى مصلاهم۔

ترجمہ:......حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں رمضان کے آخری دن میں (چاند کے متعلق)

اختلاف ہوا (کہ چاند نظر آیا یا نہیں؟) دو اعرابی (صحابہ رضی اللہ عنہما) آئے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس بات کی حلفیہ گواہی دی کہ: انہوں نے کل شام چاند دیکھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے لئے حکم فرمایا کہ: روزہ افطار کرلیں۔ اور خلف کی حدیث میں اس بات کی زیادتی ہے کہ: کل نماز عید ادا کریں۔

(ابوداؤد، باب شهادة رجلين على رؤية هلال شوال، كتاب الصوم، رقم الحديث:۲۳۳۹)

آپ ﷺ کا ایک آدمی کی گواہی پر فیصلہ

(۸)......عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: جاء اعرابيٌّ الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: انِّى رأيتُ الهلال ...فقال: أتشهد أن لا اله الا الله؟ قال: نعم، قال: أتشهد ان محمّدًا رسول الله؟ قال: نعم، قال: يا بلال! اَذِّنْ فى النّاس فَلْيصوموا غدا۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک اعرابی آئے اور عرض کیا: میں نے چاند دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ: محمد ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا:) اے بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔

(ابوداؤد، باب فى شهادة الواحد على رؤية هلال رمضان، كتاب الصوم، رقم الحديث:۲۳۴۰)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاشم بن عتبہ کی گواہی قبول نہ فرمانا

(۹)......عن عمرو بن دينار قال: أبى عثمان أن يُجِيزَ شهادة هاشم بن عتبة على

رؤية الهلال۔

ترجمہ:......حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کی گواہی کو رویت ہلال کے بارے میں قبول نہیں فرمایا۔

اکیلا چاند دیکھنے والا سب کے ساتھ عید کرے اور اپنی رویت پر متوجہ نہ ہو

(۱۰)......عن الحسن : انه كان يقول فى الرّجل يرى الهلال وحده قبل الناس ' قال : لا يصوم الا مع الناس ، ولا يفطر الا مع الناس۔

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جس نے اکیلے چاند دیکھا ہو فرماتے تھے کہ: وہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے اور لوگوں کے ساتھ عید کرے۔

(۱۱)......عن الحسن : فى رجل شهد على رؤية الهلال وحده ' قال : لا يُلتفت اليه۔

ترجمہ:......حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جس نے اکیلے چاند دیکھا ہو فرماتے تھے کہ: وہ اپنی رویت کی طرف توجہ نہ کرے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۵۷ ج۶ ، من كان يقول لا يجوز الا شهادة رجلين ، كتاب الصوم ، رقم الحديث:۹۵۶۳/۹۵۶۴/۹۵۶۵)

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا پہلے عید کر لینے پر تنبیہ فرمانا

(۱۲)......عن عمرو بن مهاجر : ان محمد بن سويد الفِهرى أفطر أو ضحّى قبل الناس بيوم ' فكتب اليه عمر بن عبد العزيز ما حملك على ان افطرتَ قبل الناس ؟ فكتب اليه محمد : انه شهد عندى حزام بن حكيم القُرشى انه رأى الهلال ، فكتب اليه عمر : أوَ احدُ النّاس ؟ أوَ ذو اليدين هو ؟ ۔

ترجمہ:......حضرت عمرو بن مہاجر فرماتے ہیں کہ: محمد بن سوید فہری نے لوگوں سے ایک دن

پہلے عید الفطر یا عید الاضحیٰ منائی، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے انہیں خط لکھا کہ: کس بات نے تمہیں ابھارا کہ تم لوگوں سے پہلے افطار کرلو؟ تو محمد نے ان کی طرف خط لکھا کہ: حزام بن حکیم قرشی نے میرے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے انہیں خط لکھا کہ: کیا ایک آدمی کی گواہی پر؟ کیا وہ (حضرت) ذوالیدین (رضی اللہ عنہ) ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۵۷ ج ۶، فی الھلال یری و بعض الناس قد أکل ، کتاب الصوم ، رقم الحدیث: ۹۵۶۷)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اہل شام کی رؤیت پر عمل نہ کرنا

(۱۳)......عن کریب ' انّ اُمّ الفضل بنتَ الحارث بعثته الی معاویة بالشام ، قال : فقدمتُ الشام ' فقضیتُ حاجتها ' واستُهِلَّ عَلَیَّ رمضانُ و انا بالشام ' فرأیتُ الهلال لیلة الجمعة ' ثم قدِمتُ المدینة فی آخِر الشهر ' فسألنی عبد الله بن عباس رضی الله عنهما ، ثم ذکر الهلال فقال : متی رأیتُمُ الهلال ؟ فقلت رأیناه لیلة الجمعة ، فقال أنت رأیتَه ؟ فقلت : نعم ، ورآه النّاس و صاموا وصام معاویة ' فقال : لکِنّا رأیناه لیلة السّبت ' فلا نزال نصوم حتی نُکمِّل ثلا ثین ، أو نراه ' فقلت : أوَلا تکتفی برؤیة معاویة و صیامِه ؟ فقال : لا ، هٰکذا أمرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ:......حضرت کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی والدہ) حضرت ام الفضل بنت حارث نے انہیں (کسی کام سے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ملک شام بھیجا، تو میں شام آیا اور ان کا کام انجام دیا اور شام ہی میں رمضان کا چاند طلوع ہوا اور میں نے جمعہ کی رات چاند دیکھا، پھر رمضان کے آخر میں' میں

مدینہ منورہ پہنچا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے شام کے حالات کے بارے میں پوچھا اور رؤیت ہلال کا تذکرہ بھی آیا تو سوال کیا: تم نے کب چاند دیکھا؟ میں نے کہا: ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا، پھر پوچھا: کیا تم نے خود دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے بھی دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے چاند سنیچر کی رات میں دیکھا اور ہم تو تیس روزے پورے کریں گے، یا ہم (انتیسویں کا) چاند دیکھ لیں، میں نے پوچھا: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے روزے رکھنے اور ان کے چاند دیکھنے کو کافی نہیں سمجھتے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کا حکم فرمایا ہے۔

(مسلم، باب بیان ان لکل بلد رؤیتهم ' وانهم اذا رأوا الهلال ببلد لایثبت حكمه لما بَعُدَ عنهم ، كتاب الصيام ، رقم الحديث:۱۰۸۷)

تشریح:...... یہ حدیث دلیل ہے ان حضرات کی جو فرماتے ہیں کہ اختلاف مطالع کا اعتبار ہے، اور ایک ملک کی رویت دوسرے ملک کے لئے حجت نہیں:

''و هذا الحديث حجة لمن قال باعتبار اختلاف المطالع فلا يلزم الصوم بروية أهل بلد على أهل بلد آخر''۔

(بذل المجهود ص۴۶۴ ج۸، باب اذا رُوِی الهلال فی بلد قبل الآخرين بليلة ، كتاب الصيام ، تحت رقم الحديث:۲۳۳۲)

آپ ﷺ چاند دیکھتے وقت اس سے چہرہ مبارک پھیر لیتے تھے

(۱۴)......عن قتادة: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى الهلال صرف

و جهه عنه۔

(ابوداؤد، باب ما يقول الرجل اذا رأى الهلال ، كتاب الادب ، رقم الحديث:۵۰۹۳)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو اس کی طرف سے چہرہ مبارک پھیر لیتے تھے۔

تشریح:...... بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ '' هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ ، هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ ، هِلَالُ خَيْرٍ وَ رُشْدٍ ،آمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ ، آمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ ، آمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَ جَاءَ بِشَهْرِ كَذَا '' دعاء پڑھتے وقت آپ ﷺ ایسا کرتے تھے تا کہ کسی کو یہ واہمہ اور شبہ نہ ہو کہ چاند سے دعاء مانگی جارہی ہے۔

(الدر المنضود ص ۶۳۷ ج ۶)

و كتب مولانا محمد يحى المرحوم فى " التقرير " قوله :" صرف وجهه عنه " و ذلک لئلا يلزم حين يدعو بالدعوات تشبه بعبدة الشمس والقمر۔

(بذل المجهود فى حل سنن ابى داود ص ۴۸۹ ج ۱۳)

چاند دیکھنے کے چند مسائل

مسئلہ:......شعبان کی انتیس کو رمضان کا چاند دیکھنا واجب علی الکفایہ ہے۔

مسئلہ:......اسی طرح شعبان کی گنتی پوری کرنے کے لئے رجب کی تیسویں کا حکم ہے۔

مسئلہ:......اسی طرح شوال کے چاند کا رمضان کی انتیسویں کو دیکھنا بھی واجب ہے۔

مسئلہ:......شوال کا چاند تیسویں کو نظر آئے تو عید کرلیں، اور اگر چاند نظر نہ آئے تو رمضان کے تیس دن پورے کریں، اس کے بعد عید کریں۔

مسئلہ:......ذی الحجہ اور ذیقعدہ کا چاند بھی انتیس کو دیکھنا واجب علی الکفایہ ہے۔

مسئلہ:......ان پانچ مہینوں کے علاوہ باقی مہینوں کے چاند انتیس کو دیکھنا مستحب علی الکفایہ ہے۔

مسئلہ:......رویت ہلال میں نجومیوں اور حساب دانوں کے قول کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ:......چاند دیکھتے وقت چاند کی طرف اشارہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

''و تکره الاشارة الی الهلال عند رؤیته ' لانه فعل اهل الجاهلیة۔

(فتح القدیر ص۵۳ ج۲ (ص ۳۱۸ ج ۲، ط: بیروت) فصل فی رؤیة الهلال ، کتاب الصوم)

ترجمہ:......اور چاند دیکھتے وقت اس کی طرف اشارہ کرنا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ اہل جاہلیت کا فعل ہے۔

رؤیت ہلال کا ثبوت

مسئلہ:......چاند کا ثبوت چار طریقوں سے ہوتا ہے:

(ا)......کسی نے خود چاند دیکھنے کی گواہی دی ہو۔

(۲)......کسی چاند دیکھنے والے کی گواہی پر گواہی دینا۔

(۳)......چاند ثابت ہونے کے متعلق قاضی کے حکم پر گواہی دی ہو۔
(۴)......چاند کی خبر شہرت وتواتر کو پہنچ گئی ہو۔
نوٹ:......چاند کے ثبوت کے مسائل کی دو قسمیں ہیں: (اول): وہ مسائل جو آسمان پر رویت ہلال کے وقت علت ہونے سے متعلق ہیں۔(دوسرا): آسمان پر کوئی علت نہ ہو۔
مسئلہ:......رمضان کا چاند علت کے دن ایک مسلمان، عادل، عاقل مرد یا عورت کی گواہی سے ثابت ہوجاتا ہے۔
مسئلہ:......علت سے مراد: ابر یا غبار یا ایسا اندھیرا، یا دھواں یا کہر (دھند) ہے۔
مسئلہ:......عادل سے مراد وہ شخص ہے جس کی نیکیاں، گناہوں سے زیادہ ہوں۔
مسئلہ:......عدالت وہ ملکہ ہے جو کہ انسان کو تقوی اور مروت لازم پکڑنے پر قائم کرے۔ اور اس کا ادنی درجہ یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں کو ترک کرے اور صغیرہ پر اصرار نہ کرے۔
مسئلہ:......کوئی عادل رمضان کا چاند دیکھے تو اسی رات اس کو گواہی دینا لازم ہے، عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے۔
مسئلہ:......فاسق بھی گواہی دے، شاید کہ قاضی قبول کرے۔قاضی کو چاہئے کہ فاسق کی گواہی قبول نہ کرے۔اگر فاسق کو یقین ہے کہ میری گواہی قبول ہوگی تو اس کو بھی گواہی دینا واجب ہے۔
مسئلہ:......فاسق کی گواہی پر قاضی نے فیصلہ کردیا تو سب پر روزہ رکھنا واجب ہے۔
مسئلہ:......اکیلے شخص نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا (اور تیس کو بھی چاند نظر نہ آیا تو) تو یہ عید امام کے ساتھ کرے گا، (یعنی اکتیس روزے رکھے)۔
مسئلہ:......گاؤں وغیرہ میں جہاں قاضی نہ ہو ایک آدمی نے چاند دیکھا تو مسجد والوں کو

گواہی دے، اور وہ روزہ رکھیں، اگر آسمان پر بادل ہو تو دو آدمیوں کی گواہی پر عید کریں۔

مسئلہ:......جس کی گواہی قبول نہ کی گئی تو اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ:......اکیلے چاند دیکھنے والے کا کوئی دوست تصدیق کرے تو اس کے لئے بھی روزہ رکھنا واجب ہے۔

مسئلہ:......اکیلے چاند دیکھنے والے پر تراویح پڑھنا لازم نہیں۔

مطلع صاف ہونے کی حالت میں رویت ہلال کے مسائل

مسئلہ:......مطلع صاف ہو تو بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہے۔

نوٹ:...... بڑی جماعت کی تعداد امام کی رائے پر موقوف ہے۔ بڑی جماعت کی مقدار یہ ہے کہ جن کے خبر دینے پر یقین حاصل ہو جائے۔ یا پچاس مرد ہوں۔ یا ہر مسجد کے ایک دو آدمیوں نے دیکھا ہو۔ بلخ (وغیرہ بڑے شہروں) میں پانچ سو آدمی بھی بڑی جماعت کہلانے کے مستحق نہیں۔

مسئلہ:......اگر گواہوں نے رمضان کی انتیس کو گواہی دی کہ ہم نے تمہارے روزہ رکھنے سے ایک دن پہلے چاند دیکھا تھا، اگر وہ اسی شہر کے لوگ ہیں تو ان کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

مطلع صاف نہ ہونے کی حالت میں شوال کے چاند کا ثبوت

مسئلہ:......شوال کا چاند صرف ایک شخص دیکھے تو وہ روزہ افطار نہ کرے۔

مسئلہ:......ایک شخص نے شوال کا چاند دیکھا اور گواہی قبول نہ کی گئی تو اس کے لئے رمضان کا تیسواں روزہ رکھنا (جو اس کی عید کا دن ہے) واجب ہے۔

مسئلہ:......قاضی نے اکیلے عید کا چاند دیکھا تو نہ روزہ توڑے، نہ عید کرے۔

مسئلہ:......مطلع صاف نہ ہونے کی حالت میں عید کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی

گواہی ضروری ہے۔

مسئلہ:......رمضان کے چاند کی گواہی بہت سے فاسق دیں، یا عید کی گواہی کئی عورتیں دیں، اور گواہی قبول نہ ہو تو ان پر روزہ رکھنا واجب ہے۔

مطلع صاف ہونے کی حالت میں شوال کے چاند کا ثبوت

مسئلہ:......مطلع صاف ہو تو جب تک بڑی جماعت گواہی نہ دیں گواہی قبول نہ ہوگی۔

مسئلہ:......دو آدمیوں کی شہادت بھی اس وقت قبول کر لی جائے گی جب وہ دونوں کسی دوسری جگہ سے آئے ہوں، یا کسی بلند جگہ پر دیکھ رہے ہوں۔

عید الاضحیٰ اور باقی نو مہینوں کے چاند کا ثبوت

مسئلہ:......عید الاضحیٰ اور باقی نو مہینوں کے چاند کا حکم صحیح مذہب کی بنا پر عید الفطر کی طرح ہے،

نوٹ:......شہادت یقین کا فائدہ نہیں دیتی، اس لئے اس وقت قبول کی جاتی ہے جبکہ قاضی کے حکم پر شہادت دی ہو یا کسی دوسرے آدمی کی شہادت پر شہادت دی ہو تا کہ وہ شہادت معتبر ہو سکے، ورنہ باقی صورتوں میں وہ صرف خبر کا درجہ رکھتی ہے، بخلاف خبر کے پھیل جانے اور مشہور ہو جانے کے، کیونکہ وہ خبر یقین کا فائدہ دیتی ہے۔

مسئلہ:......چاند کی رویت کسی شخص کی رویت کی گواہی پر گواہی دینے سے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:......دو آدمیوں نے گواہی دی کہ دو مردوں نے فلاں شہر کے قاضی کے پاس فلاں رات چاند دیکھنے کی گواہی دی ہے، اور وہاں کے قاضی نے اس پر چاند ہو جانے کا فیصلہ جاری کیا ہے، یہ گواہی معتبر ہے۔

مسئلہ:......لیکن اگر گواہ دوسرے کی رویت پر گواہی دے تو قاضی چاند کے ثبوت کا حکم نہ

دے، مثلا ایک جماعت نے گواہی دی کہ فلاں شہر والوں نے رمضان کا چاند دیکھا تھا اور آج کے حساب سے وہ تیسواں دن ہے تو ان کی گواہی معتبر نہیں، اس لئے کہ دوسروں کی شہادت پر گواہی نہیں دی بلکہ دوسروں کی رویت کی حکایت بیان کی ہے۔

مسئلہ:......ایک شخص کی گواہی پر رمضان شروع کیا، پھر تیس دن کے بعد بھی چاند نظر نہ آیا تو بعض فقہاء کے نزدیک اکتیسواں روزہ نہیں رکھا جائے گا، اور بعض فقہاء کے نزدیک اکتیسواں روزہ رکھا جائے گا۔

مسئلہ:......مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں ایک شخص کی گواہی پر رمضان شروع کیا تھا، اور تیس دن کے بعد بھی چاند نظر نہ آیا تو شیخین کے نزدیک لوگ اکتیسواں روزہ رکھیں۔

مسئلہ:......اور امام محمد کے نزدیک افطار کریں۔اور بعض نے افطار حلال نہ ہونے کی تصحیح کی ہے، اس لئے کہ آسمان صاف ہوتے ہوئے چاند کا نظر نہ آنا رمضان کے چاند کے ان گواہوں کی غلطی کی دلیل ہے، لہذا ان کی شہادت باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ:......ایک شہر سے متعدد جماعتیں آکر یہ بیان کریں کہ وہاں کے لوگوں نے چاند دیکھا ہے تو یہ خبر معتبر ہے، اس کو خبر استفاضہ کہتے ہیں۔

مسئلہ:......اگر (چاند کے دیکھنے کی) خبر شائع ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس نے دیکھا ہے تو صرف ایسی شہرت کا کوئی اعتبار نہیں، اس لئے کہ بعض مرتبہ پورے شہر میں خبر پھیل جاتی ہے اور یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے یہ خبر شائع کی ہے۔

مسئلہ:......کسی شہر والوں نے شعبان کے تیس دن بعد رمضان شروع کیا، اور رمضان کے اٹھائیس روزے رکھے اور شوال کا چاند نظر آ گیا تو اگر انہوں نے شعبان کا چاند دیکھ کر تیس دن پورے کئے تھے اور رمضان کا چاند نہیں دیکھا تو وہ ایک دن کا روزہ قضا کریں گے۔اور

اگرانہوں نے انتیس روزے رکھے پھر شوال کا چاند نظر آ گیا تو کوئی قضا نہیں۔

مسئلہ:......اور اگرانہوں نے شعبان کا چاند نہیں دیکھا اور رجب کا چاند دیکھ کر اس کے حساب سے تیس دن پورے کر کے شعبان کا مہینہ شروع کیا تھا پھر رمضان کا چاند نظر آیا تو انہوں نے شعبان کے تیس دن پورے کر کے رمضان کے روزے شروع کئے اور اٹھائیسویں روزے کے بعد شوال کا چاند نظر آ گیا تو وہ لوگ احتیاطاً دو روزے قضا کریں گے۔(مستفاد از: عمدۃ الفقہ ص۲۲۴ تا ۲۴۵ ج ۳)

چند جدید مسائل

مسئلہ:......دوربین اور خوردبین سے بھی چاند دیکھنا شرعاً معتبر ہے۔

مسئلہ:......اگر ہیلی کاپٹر سے افق پر جا کر چاند دیکھا جائے اور وہ چاند زمین سے دیکھنے والوں کو نظر نہ آئے تو شرعاً اس چاند دیکھنے کا اعتبار ہے۔

مسئلہ:......ہوائی جہاز سے جو چاند دیکھا جائے اور وہ زمین پر نظر نہ آئے، تو اگر ہوائی جہاز سے نیچے سے پرواز کر کے وہیں سے چاند دیکھ لیا گیا تو اس کا شرعاً اعتبار ہے۔اور اگر ہوائی جہاز سے اتنی بلندی پر جا کر چاند دیکھا کہ وہاں کا مطلع بدل جاتا ہے تو اس خبر کو مان لینے سے مہینہ: ۲۸/دن کا ہونا لازم آ جائے تو ہوائی جہاز سے دیکھے ہوئے چاند کا اعتبار نہ ہوگا۔

مسئلہ:......اگر شرعی رویت ہلال کمیٹی یا مسلم حاکم کی طرف سے ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر شرعی ضابطہ کے مطابق چاند کا اعلان ہو، اور اس کی سچائی کا گمان غالب ہو جائے تو ایسے اعلان کا شرعاً اعتبار ہے۔

مسئلہ:......اگر دوسری جگہ سے تار، ٹیلی فون یا فیکس وغیرہ کے ذریعہ چاند کے ثبوت کی متواتر

خبریں اس طرح آئیں کہ ان پر یقین ہو جائے تو ایسی خبروں کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ:......چاند کے متعلق اگر ٹیلی فون سے خبریں آتی ہیں تو دیکھا جائے گا کہ خبر دینے والا کن الفاظ میں خبر دے رہا ہے، اگر صرف یہ خبر دی کہ یہاں چاند ہو گیا ہے، یا یہاں بہت سے لوگوں نے چاند دیکھ لیا ہے، تو محض ان خبروں کا کوئی اعتبار نہیں، چاہے کتنی ہی خبریں کیوں نہ ہوں، اور اگر خبر دینے والے نے اس طرح خبر دی کہ خود میں نے چاند دیکھا ہے، یا چاند دیکھنے والے فلاں شخص نے خود مجھ سے بیان کیا ہے، یا یہ کہ یہاں کے قاضی یا رویت ہلال کمیٹی یا ذمہ دار اور مفتی نے چاند کی گواہی قبول کر لی ہے، تو ایسی صورت میں اگر اس طرح کے مضمون کے ٹیلی فون اتنی زیادہ تعداد میں آئیں کہ ان سے سچائی کا گمان غالب ہوتا ہو تو ایسی ٹیلی فون کی خبروں کا شرعاً اعتبار کیا جائے گا، اور ان کی روشنی میں کسی دوسرے شہر میں چاند کے ثبوت کا اعلان کرنا قاضی یا رویت ہلال کمیٹی وغیرہ کے لئے جائز ہوگا۔

مسئلہ:......متعدد اخبارات میں اگر ذمہ دار حضرات کی طرف سے شرعی فیصلہ کا اعلان آجائے اور سچائی کا گمان غالب ہو تو اس اعلان پر عمل جائز ہے۔

(کتاب المسائل ص ۱۲۴/۱۳۱ ج ۲)

اختلاف مطالع

مطلع کا معنی چاند کے طلوع ہونے کی جگہ ہے، اس طرح ''اختلاف مطلع'' کا مطلب یہ ہوا کہ دنیا کے مختلف خطوں میں چاند کے طلوع ہونے اور نظر آنے کی جگہ الگ الگ ہوا کرتی ہے، لہذا ممکن ہے کہ ایک جگہ چاند نمودار ہوا اور دوسری جگہ نہ ہو، ایک جگہ چاند ایک دن نظر آئے اور دوسری جگہ دوسرے دن۔

اب یہاں دو سوالات ہیں: ایک یہ کہ ''اختلاف مطلع'' پایا بھی جاتا ہے یا نہیں؟ دوسرے اگر پایا جاتا ہے تو اس کا اعتبار بھی ہوگا یا نہیں؟

پہلا مسئلہ اب نظری نہیں رہا، بلکہ یہ بات مشاہدہ اور تجربہ کی سطح پر ثابت ہو چکی ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں مطلع کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے بعض مقامات ایسے ہیں جن کے درمیان بارہ بارہ گھنٹوں کا فرق ہے، عین اس وقت جب ایک جگہ دن اپنے شباب پر ہوتا ہے تو دوسری جگہ رات اپنا آدھا سفر طے کر چکی ہوتی ہے، ٹھیک اس وقت جب ایک مقام پر ظہر کا وقت ہوتا ہے تو دوسری جگہ مغرب کا وقت ہو چکا ہوتا ہے، ظاہر ہے ان حالات میں ان کا مطلع ایک تو ہو ہی نہیں سکتا، فرض کیجئے کہ جہاں مغرب کا وقت ہے اگر وہاں چاند نظر آئے تو کیا جہاں ظہر کا وقت ہے وہاں بھی چاند نظر آجائے گا؟ یا اس کو مغرب کا وقت کر لیا جائے گا۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مطلع کا اختلاف معتبر بھی ہوگا یا نہیں؟ احناف کا مشہور مسلک یہی ہے کہ اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے، یعنی اگر مشرق کے کسی خطہ میں چاند نظر آیا تو وہ مغربی خطوں کے باشندوں کے لئے حجت ہوگا اور یہی رؤیت ان کے لئے عیدین و رمضان ثابت کرنے کو کافی ہوگی۔

امام شافعی رحمہ اللہ اور کچھ دوسرے فقہاء کے یہاں اس اختلاف مطالع کا اعتبار ہے، اوران کے یہاں ایک مقام کی رؤیت دوسرے مقام کے لئے بھی رؤیت اور چاند دیکھے جانے کی دلیل نہیں ہے، وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک حدیث سے استدلال کرتے ہیں، لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی جس روایت کو وہ اپنی دلیل بناتے ہیں وہ ان کے نقطہ نظر کے لئے صریح اور واضح نہیں ہے۔

البتہ یہ بات واضح ہے کہ نمازوں کے اوقات میں سب ہی اختلاف اوقات کا اعتبار کرتے ہیں، اگر ایک جگہ ظہر یا عشاء کا وقت ہو چکا ہو اور دوسری جگہ نہ ہوا ہو تو جہاں وقت نہ ہوا ہو وہاں کے لوگ محض اس بناء پر ظہر وعشاء کی نماز ادا نہیں کر سکتے کہ دوسری جگہ ان نمازوں کا وقت ہو چکا ہے، یا اگر ایک جگہ مہینہ کا اٹھائیسواں دن ہے اور دوسری جگہ انتیسواں، جہاں چاند نظر آ گیا تو محض اس بناء پر اٹھائیسویں تاریخ ہی پر مہینہ ختم کر کے اگلے دن رمضان یا عید نہیں کی جائے گی کہ دوسری جگہ چاند نظر آ گیا ہے۔

اس لئے یہ بات انتہائی منطقی ہے کہ مطلع کا اختلاف اور اسی لحاظ سے رمضان وعید کا اختلاف تسلیم کرنا پڑے گا، فقہائے متقدمین کے دور میں ایک تو معلوم کائنات کی یہ وسعت دریافت ہی نہ ہوئی تھی، اور ممالک ہی نہیں' کئی براعظموں سے دنیا بے خبر اور نا آشنا تھی، پھر اس میں بھی مسلمان جزیرۃ العرب اور خلیجی علاقوں میں محدود تھے، اس وقت تک شاید یہ بات ممکن رہی ہو اور ان کے مطلع میں اتنا فرق نہ رہا ہو کہ اس کو الگ الگ سمجھا جائے اس لئے فقہاء نے ایسا کہا ہو، چنانچہ خود فقہاء احناف میں بھی متأخرین نے اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے۔ صاحب مراقی الفلاح علامہ شرنبلالی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

(۱)......وقیل یختلف ثبوتہ باختلاف المطالع' واختارہ صاحب التجرید وغیرہ کما

اذا زالت الشمس عند قوم وغربت عند غيرهم فالظهر على الأولين لا المغرب لعدم انعقاد السبب في حقهم۔

(طحاوی مع مراقی ص۶۵۶، فصل فیما یثبت به الهلال وفی صوم ، کتاب الصوم ، ط : بیروت)

ترجمہ:.......بعض حضرات کی رائے ہے کہ اختلاف مطالع کی وجہ سے رؤیت ہلال کے ثبوت میں بھی اختلاف ہوسکتا ہے، تجرید القدوری کے مصنف نے اسی کو ترجیح دی ہے جیسا کہ جب کچھ لوگوں کے یہاں آفتاب ڈھل جائے اور دوسروں کے یہاں غروب ہوجائے تو پہلے لوگوں پر ظہر ہے نہ کہ مغرب، اس لئے کہ ان کے حق میں مغرب کا سبب متحقق نہیں ہوا ہے۔

نیز اسی کے حاشیہ پر علامہ طحاوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

(۲)......وهو الاشبه ...لان انفصال الهلال من شعاع الشمس يختلف باختلاف الأقطار كما في دخول الوقت وخروجه .....وهذا مثبت في علم الأفلاك والهيئة عيني، وأقل ما تختلف فيه المطالع مسيرة شهر كما في الجواهر۔

(طحاوی مع مراقی ص۶۵۶، فصل فیما یثبت به الهلال وفی صوم ، کتاب الصوم ، ط : بیروت)

ترجمہ:.......یہی رائے زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ چاند کا سورج کی کرنوں سے خالی ہونا علاقوں کے بدلنے سے بدلتا رہتا ہے، جیسا کہ اوقات (نماز) کی آمد و رفت میں، اور یہ فلکیات اور علم ہیئت کے مطابق ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ نیز کم سے کم جس سے اختلاف مطالع واقع ہوتا ہے وہ ایک ماہ کی مسافت ہے جیسا کہ ''جواہر'' نامی کتاب میں ہے۔

''فتاوی تاتارخانیہ'' میں ہے:

(۳)......أهل بلدة رأوا الهلال هل يلزمه ذلک فی حق أهل بلدة اخرى ؟ اختلف المشايخ فيه ، بعضهم قالوا : لا يلزم ...،

وفی القدوری : اذا كان بين البلدتين تفاوت لا يختلف المطالع لزم حكم احدى البلدتين البلدة الاخرى۔

(فتاوی تاتارخانیہ ص۳۶۵ ج۳، الفصل الثانی فيما يتعلق برؤية الهلال ، كتاب الصوم ، رقم : ۴۵۸۰/۴۵۸۲)

ترجمہ:......ایک شہر والے جب چاند دیکھ لیں تو کیا تمام شہر والوں کے حق میں رؤیت لازم ہوجائے گی؟ اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات کی رائے ہے کہ لازم نہیں ہوگی ......۔

اور ''قدوری'' میں ہے کہ: اگر دو شہروں کے درمیان ایسا تفاوت ہو کہ مطلع تبدیل نہ ہوتا ہو تو اس صورت میں رؤیت لازم ہوگی۔

صاحب ہدایہ اپنی کتاب ''مختارات النوازل'' میں ان الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں:

(۴)......واهل بلدة صاموا تسعة وعشرين يوما بالرؤية ' واهل بلدة أخرى صاموا ثلاثين بالرؤية ، فعلى الأولين قضاء يوم اذا لم يختلف المطالع بينهما ، وأما اذا اختلف لا يجب القضاء۔ (مختارات النوازل۔مجموعۃ الفتاوی اردو ص۴۴۸ ج۱)

ترجمہ:......ایک شہر والوں نے رؤیت ہلال کے بعد: ۲۹/روزے رکھے اور دوسرے شہر والوں نے چاند ہی کی بناپر: ۳۰/روزے رکھے تو اگر ان دونوں شہروں میں مطلع کا اختلاف نہ ہو تو: ۲۹/روزے رکھنے والوں کو ایک دن کی قضا کرنی ہوگی، اور دونوں شہروں کا مطلع جدا گانہ ہو تو قضا کی ضرورت نہیں۔

محدث علامہ زیلعی رحمہ اللہ نے ’’کنز الدقائق‘‘ کی شرح ’’تبیین الحقائق‘‘ میں اس پر تفصیل سے گفتگو فرمائی ہے، انہوں نے اختلاف مطالع کی بحث میں فقہاء احناف کا اختلاف نقل کرنے کے بعد خود جو فیصلہ کیا وہ یہ ہے:

(۵)......الاشبة ان یعتبر ‘ لان کل قوم مخاطبون بما عندهم و انفصال الهلال عن شعاع الشمس یختلف باختلاف المطالع کما فی دخول وقت الصلوۃ و خروجه یختلف باختلاف الاقطار۔ (تبیین الحقائق ص۳۲۱ ج۱۔ مجموعۃ الفتاوی اردو ص۴۴۷ ج۱)

ترجمہ:......زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ اختلاف مطالع معتبر ہے، اس لئے کہ ہر جماعت اسی کی مخاطب ہوتی ہے جو اس کو درپیش ہو، اور چاند کا سورج کی کرنوں سے خالی ہونا مطالع کے اختلاف سے مختلف ہوتا رہتا ہے جیسا کہ نمازوں کے اوقات ابتدائی اور انتہائی علاقائی اختلاف کی بناء پر مختلف ہوتے رہتے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالحئ فرنگی محلی رحمہ اللہ نے اس موضوع پر مفصل بحث کرنے کے بعد جو جچا تلا فیصلہ کیا، وہ انہیں کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے:

(۶)......اصح المذاہب عقلا و نقلا ہمیں است کہ ہر دو بلدہ کہ فیما بین آنہا مسافتے باشد کہ دراں اختلاف مطالع می شود و تقدیرش مسافت یک ماہ است دریں صورت حکم رؤیت یک بلدہ بہ بلدہ دیگر نخواہد شد و در بلاد متقاربہ کہ مسافت کم از کم یک ماہ داشتہ باشند حکم رؤیت یک بلدہ بہ بلد دیگر لازم خواہد باشد۔

(مجموعۃ الفتاوی علی ھامش خلاصۃ الفتاوی ص ۲۵۵/۲۵۶ ج۱)

ترجمہ:......عقل و نقل ہر دو لحاظ سے سب سے صحیح مسلک یہی ہے کہ ایسے دو شہر جن میں اتنا فاصلہ ہو کہ ان کے مطلع بدل جائیں جس کا اندازہ ایک ماہ کی مسافت سے کیا جاتا ہے، اس

میں ایک شہر کی رؤیت دوسرے شہر کے لئے معتبر نہیں ہونی چاہئے، اور قریبی شہروں میں جن کے مابین ایک ماہ سے کم کی مسافت ہو ایک شہر میں رؤیت دوسرے شہر کے لئے لازمی اور ضروری ہوگی۔ (مجموعۃ الفتاوی اردو ص۴۴۹ ج۱)

حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی مدظلہ حضرت مولانا عبدالحئی صاحب رحمہ اللہ کی رائے نقل فرمانے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

راقم الحروف کے خیال میں یہ رائے بہت معتدل، متوازن اور قرین عقل ہے، البتہ اختلاف مطالع کی حد یں متعین کرنے میں ''ایک ماہ کی مسافت'' کی قید کے بجائے جدید ماہرین فلکیات کے حساب اور ان کی رائے پر اعتماد کیا جانا زیادہ مناسب ہوگا۔

(جدید فقہی مسائل ص۱۸/۲۱ ج۲، ط: زمزم کراچی)

اختلاف مطالع کسے کہتے ہیں؟

مطالع لغت میں ''مطلع'' (لام کے فتح وکسرہ کے ساتھ) کی جمع ہے، طلوع یا ظہور کی جگہ، اسی مفہوم میں یہ فرمان باری تعالی ہے: ﴿حتی اذا بلغ مطلع الشمس﴾۔
(یہاں تک کہ جب طلوع آفتاب کے موقع پر پہنچے)۔

یعنی مشرق کی طرف آباد زمین کی آخری حد۔

اصطلاحی معنی، لغوی معنی سے الگ نہیں، یعنی یہ طلوع یا ظہور کی جگہ ہے، اور یہاں اس سے مقصود: مغرب کی طرف چاند کے طلوع ہونے کی جگہ ہے۔ (موسوعہ فقہیہ ص۱۴۰ ج۳۸)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم فرماتے ہیں:

اختلاف مطالع کا معتبر ہونا ایک ایسی بدیہی حقیقت ہے کہ اس سے انکار کرنا مشکل ہے، اور سمجھ لو کہ اختلاف مطالع کسے کہتے ہیں؟

اختلاف مطالع سے لوگ سمجھتے ہیں کہ جگہ اگر دور ہے تو مطلع مختلف ہوگا، اور اگر قریب ہے تو مطلع متحد ہوگا، حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کبھی چاند افق پر طلوع ہوتا ہے تو وہ اپنے دیکھنے والوں کے حساب سے زمین پر ایک قوس بناتا ہے، جو شخص اس قوس کے اندر ہوگا وہ چاند دیکھ سکے گا اور جو قوس سے باہر ہوگا وہ چاند نہیں دیکھ سکے گا، مثال کے طور پر یہ سمجھ لو جیسے چاند طلوع ہوا اور یہ ڈیسک کی طرح جو رقبہ ہے وہ قوس ہے، جس میں کہ چاند دیکھا جا سکتا ہے تو ایک آدمی ڈیسک کے ایک کونے پر کھڑا ہے اور ایک آدمی ڈیسک کے دوسرے کونے پر کھڑا ہے اور دونوں کے درمیان ہزار ہا میل کا فاصلہ ہے، مگر دونوں کے لئے مطلع متحد ہے، اس واسطے کہ دونوں قوس کے اندر ہیں اور چاند کو دیکھ رہے ہیں، اور ایک آدمی یہاں اندر کھڑا ہے اور دوسرا باہر تو دونوں کے درمیان ہوسکتا ہے کہ ایک میل کا بھی فاصلہ نہ ہو لیکن مطلع مختلف ہو گیا۔

اس کی ایک حسی مثال لیجئے کہ دار العلوم کے باہر ایک اونچی سی ٹنکی لگی ہوئی ہے تو اس کو دیکھتے چلے جائیں یہ دور تک نظر آئے گی، اور نظر آتی رہے گی یہاں تک کہ ایک نقطہ ایسا آئے گا کہ نظر آنی بند ہو جائے گی، جہاں وہ آخری بار نظر آئی اور پھر دور قائد آباد (مشرق) کی طرف چلے جائیں تو یہاں بھی دور تک نظر آتی رہے گی اور جہاں آخری بار نظر آئے گی تو یہ دونوں کا مطلع ایک ہے، جبکہ دونوں کے درمیان چار پانچ میل کا فاصلہ ہے، لیکن جہاں آخری بار نظر آئی اور اس سے آگے جہاں نظر نہیں آرہی تو ان کے درمیان ہوسکتا ہے ایک ہی گز کا فاصلہ ہو لیکن دونوں کا مطلع مختلف ہے، تو معلوم ہوا کہ مطلع کے اتحاد اور اختلاف کا تعلق فاصلے کی کمی اور زیادتی پر نہیں، بلکہ نظر آنے کی صلاحیت پر ہے۔ پھر اگر یہ ہوتا کہ دائمی طور پر چاند ایک ہی قوس بناتا کہ جب بھی طلوع ہوتا تو ساری دنیا کو دو حصوں میں تقسیم

کر دیتا اور ایک حصہ میں نظر نہیں آتا تو بھی معاملہ آسان تھا کہ حساب لگا کر دیکھ لیتے کہ قوس میں کون کون سا ملک آرہا ہے اور کون سا نہیں آرہا، جو آرہا ہے اس کو کہتے کہ اس کا مطلع متحد ہے اور جو نہیں آرہا ہے اس کو کہتے کہ اس کا مطلع مختلف ہے، لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہر مرتبہ جب چاند طلوع ہوتا ہے تو وہ زمین پر نئی قوس بناتا ہے، مطلب یہ ہے کہ جو ملک یا جو علاقے پچھلے مہینے اس قوس میں داخل تھے تو ہوسکتا ہے کہ اس مہینے وہ سب خارج ہو گئے ہوں اور نئے علاقے قوس میں آگئے ہوں، اور ہر ماہ اسی طرح یہ قوس بدلتی رہتی ہے، لہذا کوئی دائمی فارمولہ ایسا وضع نہیں کیا جاسکتا کہ یوں کہا جائے کہ کراچی اور حیدرآباد کا مطلع تو ایک ہے اور کراچی اور لاہور کا مختلف، بلکہ ہر مرتبہ نئی صورت حال پیدا ہوتی ہے، لہذا اختلاف مطالع کو اگر معتبر مانا جائے جیسا کہ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں تو عین ممکن ہے کہ کورنگی میں چاند نظر آئے اور صدر میں نظر نہ آئے، تو کہنا چاہئے کہ کورنگی اور صدر کا مطلع بھی مختلف ہے، اور چونکہ مطلع مختلف ہے اس لئے اگر کورنگی میں چاند نظر آئے تو صدر والوں پر حجت نہ ہونا چاہئے، اور صدر میں نظر آئے تو کورنگی والوں پر حجت نہ ہونا چاہئے، اور اگر اختلاف مطالع کو بالمعنی الحقیقی معتبر مانا جائے تو ایک شہر میں بھی ایک آدمی کی رؤیت دوسرے کے لئے کافی نہ ہونی چاہئے، لیکن یہ حضور اقدس ﷺ کے عمل اور ہدایات کے خلاف ہے۔

چنانچہ ''سنن ابی داؤد'' میں واقعہ مذکور ہے کہ: حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں چاند دیکھا تو نظر نہیں آیا تو آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا کہ آج چاند نظر نہیں آیا، اگلے دن عصر کے بعد ایک قافلہ آیا اور اس نے کہا کہ ہم نے کل شام مغرب کے وقت چاند دیکھا تھا، تو چوبیس گھنٹے بعد آکر انہوں نے شہادت دی، تو چوبیس گھنٹے تک چاند دیکھنے کے بعد وہ سفر میں رہے جو تقریبا ایک مرحلہ کا سفر ہوگا، اور ایک مرحلہ تقریبا سولہ سے بیس میل تک کا فاصلہ

ہوتا ہے تو وہاں کی رؤیت حضور اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے حجت قرار دیا، اگر اختلاف مطالع معتبر ہوتا تو حضور اکرم ﷺ ان کی رؤیت کو اہل مدینہ کے لئے حجت قرار نہ دیتے تو معلوم ہوا کہ اختلاف مطالع کا عدم اعتبار ہی صحیح مسلک ہے جو حنفیہ نے اختیار کیا ہے اور جو ان کی ظاہر الروایۃ ہے۔

متأخرین حنفیہ نے بلاد نائیہ اور بلاد قریبہ کا جو فرق کیا ہے، یہ اختلاف مطالع کی حقیقت کے خلاف ہے، اس لئے کہ بلاد نائیہ اور قریبہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا، لہذا حنفیہ کی ظاہر الروایۃ یہی ہے کہ ساری دنیا میں کسی ایک جگہ بھی چاند نظر آجائے تو دوسرے اہل دنیا کے لئے وہ حجت ہوسکتا ہے، بشرطیکہ اس کا ثبوت دوسری جگہ شرعی طریقہ سے ہو جائے، اور اگر اس اصول پر آج تمام ممالک متفق ہو جائیں تو پھر مہینہ اٹھائیس یا اکتیس دن کے ہونے کا سوال بھی باقی نہ رہے اور مختلف ملکوں میں انتشار بھی ختم ہو جائے۔

(انعام الباری ص۴۹۲/۴۹۴ ج ۵)

چاند دیکھنے کی دعائیں

(۱)......اَللّٰھُمَّ اَھْلِلْهُ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ ' وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ' رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰهُ۔

(ترمذی، باب ما یقول عند رؤیة الهلال ، ابواب الدعوات ، رقم الحدیث:۳۴۵۱)

(۲)......اَللّٰھُمَّ اَھْلِلْهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ ' وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ' وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ' رَبُّنَا وَ رَبُّکَ اللّٰهُ۔

(مجمع الزوائد ص۱۴۹ ج۱۰، باب : ما یقول اذا رأی الهلال ، کتاب الاذکار ، رقم الحدیث: ۱۷۱۴۸)

(۳)......اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ ' وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَ رِضْوَانٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ' وَجَوَازٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط ، رقم الحدیث:۶۲۳۹۔مجمع الزوائد ص۱۴۹ ج۱۰، باب : ما یقول اذا رأی الهلال ، کتاب الاذکار ، رقم الحدیث:۱۷۱۵۰)

(۴)......اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ ' وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ' وَالسَّکِیْنَةِ وَالْعَافِیَةِ ' وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ۔

(عمل الیوم واللیلة ص۳۶۶، باب : ما یقول اذا رأی الهلال ، رقم الحدیث:۶۴۵)

(۵)......اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ شَھْرَنَا الْمَاضِیَ خَیْرَ شَھْرٍ وَ خَیْرَ عَافِیَةٍ ' وَ اَدْخِلْ عَلَیْنَا شَھْرَنَا ھٰذَا بِالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ' وَالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ ' وَالْمُعَافَاةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ۔(عمل الیوم واللیلة ص۳۶۷، باب : ما یقول اذا رأی الهلال ، رقم الحدیث:۶۴۶)

(۶)......اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ ھِلَالَ یُمْنٍ وَ رُشْدٍ [وَ بَرَکَةٍ]، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ

خَلَقَکَ فَعَدَلَکَ ، فَتَبَارَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخَالِقِیۡنَ۔

(عمل الیوم واللیلۃ ص۳٦٦، باب: ما یقول اذا رأی الھلال ، رقم الحدیث:۶۴۰/۶۴۳)

(۷)......ہِلَالُ خَیۡرٍ وَ رُشۡدٍ ، ہِلَالُ خَیۡرٍ وَ رُشۡدٍ ، ہِلَالُ خَیۡرٍ وَ رُشۡدٍ ،آمَنۡتُ بِالَّذِیۡ خَلَقَکَ ، آمَنۡتُ بِالَّذِیۡ خَلَقَکَ ، آمَنۡتُ بِالَّذِیۡ خَلَقَکَ ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ذَھَبَ بِشَھۡرِ کَذَا وَ جَاءَ بِشَھۡرِ کَذَا۔

(ابوداؤد، باب ما یقول الرجل اذا رأی الھلال ، کتاب الادب ، رقم الحدیث:۵۰۹۲)

(۸)......ہِلَالُ خَیۡرٍ وَ رُشۡدٍ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ مِنۡ خَیۡرِ ھٰذَا الشَّھۡرِ ، وَ خَیۡرِ الۡقَدۡرِ ، وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّہٖ۔(تین مرتبہ پڑھے)

(مجمع الزوائد ص۱۴۹ ج۱۰، باب : ما یقول اذا رأی الھلال ، کتاب الاذکار ، رقم الحدیث: ۱۷۱۴۷)

(۹)......ہِلَالُ خَیۡرٍ وَ رُشۡدٍ ، آمَنۡتُ بِالَّذِیۡ خَلَقَکَ فَعَدَلَکَ۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط ، رقم الحدیث:۳۱۱۔مجمع الزوائد ص۱۴۹ ج۱۰، باب : ما یقول اذا رأی الھلال ، کتاب الاذکار ، رقم الحدیث:۱۷۱۴۹)

(۱۰)......اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ، لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ خَیۡرَ ھٰذَا الشَّھۡرِ ، وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّ الۡمَحۡشَرِ۔

(مجمع الزوائد ص۱۴۸ ج۱۰، باب : ما یقول اذا رأی الھلال ، کتاب الاذکار ، رقم الحدیث: ۱۷۱۴۶)

(۱۱)...... رَبِّیۡ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ ، آمَنۡتُ بِالَّذِیۡ اَبۡدَاکَ ، ثُمَّ یُعِیۡدُکَ۔

(عمل الیوم واللیلۃ ص۳٦٦، باب : ما یقول اذا رأی الھلال ، رقم الحدیث:۶۴۴)

(١٢)......هِلَالُ خَيْرٍ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَ كَذَا ' وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا ، اَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ ' وَ نُوْرِهٖ ' وَبَرَكَتِهٖ ' وَهُدَاهُ ' وَطُهُوْرِهٖ ' وَمُعَافَاتِهٖ۔

(عمل الیوم واللیلة ص٣٦٧، باب : ما یقول اذا رأی الهلال ، رقم الحدیث:٦٤٧)

(١٣)......اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ وَفَتْحَهٗ وَ نَصْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَرِزْقَهٗ وَ نُوْرَهٗ وَطُهُوْرَهٗ وَهُدَاهُ ' وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا فِيْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔

(کنز العمال ، فصل فی احکام الصوم ، رؤیة الهلال ، رقم الحدیث:٢٤٣١٠)

رمضان کا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں

آپ ﷺ رمضان کا چاند دیکھ کر اس کی طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھتے تھے:

(١٤)......اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ ' وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالْعَافِيَةِ الْمُجَلَّلَةِ وَ دِفَاعِ الْاَسْقَامِ ' وَالْعَوْنِ عَلَی الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ' اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ ' وَ سَلِّمْهُ لَنَا ' وَسَلِّمْهُ مِنَّا حَتّٰی يَخْرُجَ رَمَضَانُ وَقَدْ غَفَرْتَ لَنَا وَ رَحِمْتَنَا وَ عَفَوْتَ عَنَّا۔

(کنز العمال ، الصوم ، فصل فی فضله و فضل رمضان ، رقم الحدیث:٢٤٢٨٨)

رمضان کی دعاء

(١٥)......اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنِیْ لِرَمَضَانَ وَ سَلِّمْ رَمَضَانَ لِیْ وَ سَلِّمْهُ لِیْ مُتَقَبَّلاً۔

(کنز العمال ، الصوم ، فصل فی فضله و فضل رمضان ، رقم الحدیث:٢٤٢٧٧)

(١٦)......اَللّٰهُمَّ اَظَلَّ شَهْرُ رَمَضَانَ وَحَضَرَ ' فَسَلِّمْهُ لِیْ وَسَلِّمْنِیْ فِيْهِ ' وَتَسَلَّمْهُ مِنِّیْ ' اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ صِيَامَهٗ وَ قِيَامَهٗ صَبْرًا وَّاِحْتِسَابًا ' وَارْزُقْنِیْ فِيْهِ

الْـجِـدَّ وَالْاِجْتِهَـادَ وَالْقُوَّةَ وَالنَّشَاطَ ، وَ اَعِذْنِیْ فِیْهِ مِنَ السَّآمَةِ وَ الْفِتْرَةِ وَ الْـكَسْـلِ وَالـنُّـعَـاسِ ، وَ وَفِّـقْـنِیْ فِیْهِ لِلَیْلَةِ الْقَدْرِ وَاجْعَلْهَا خَیْرًا لِیْ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔

(کتاب الدعاء (للطبرانی) ص۲۸۴، باب القول عند دخول رمضان ، رقم الحدیث:۹۱۴)

(۱۷)......اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

(کتاب الدعاء (للطبرانی) ص۲۸۴، باب القول عند دخول رمضان ، رقم الحدیث:۹۱۵۔

کنز العمال ، الصوم ، فصل فی فضله و فضل رمضان ، رقم الحدیث:۲۴۲۸۲)

فہرست رسالہ ''رؤیت ہلال''

مقدمہ..................................	۲۶۱
ہلال اور رؤیت کی تعریف..............................	۲۶۲
اس دور میں گواہی کو قبول کرنے میں پوری احتیاط برتنی چاہئے..............	۲۶۲
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رؤیت کی گواہی دینے والے کو ابرو دھونے کا حکم......	۲۶۳
قاضی ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ کی رؤیت کی گواہی پر حکیمانہ تدبیر............	۲۶۳
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا گواہی کو رد کرنا اور گواہوں کو سزا دینا........	۲۶۴
ایک جماعت کی شہادت کے باوجود علامہ نجم الدین کا عدم عید کا فیصلہ........	۲۶۵
گواہوں پر جرح کرنا چاہئے اور اسلاف سے اس کا ثبوت..................	۲۶۶
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینکڑوں کی گواہی کو رد کرنا....................	۲۶۶
حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ کا اکتیسواں روزہ رکھنا..............	۲۶۷
بادشاہ کے اعلان پر امام الحرمین رحمہ اللہ کا عید نہ کرنا....................	۲۶۸
حکومت کے اعلان پر اکابر علماء دیوبند کا عید نہ کرنا.......................	۲۶۹
اکا دکا آدمی کی شہادت پر اعتماد کرنا لاکھوں انسانوں کو اندھا فرض کرنا ہے......	۲۷۰
رؤیت ہلال میں اتحاد امر مستحسن نہیں.............................	۲۷۰
رؤیت ہلال کے اختلاف کو ختم کرنے کی سعی قدرت کا مقابلہ کرنا ہے.........	۲۷۱
بڑا چاند دیکھ کر دوسری تاریخ کا کہنا جائز نہیں..........................	۲۷۱
قرب قیامت میں چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا.......................	۲۷۲
وقت سے پہلے روزہ رکھنے پر آیت کا نزول...........................	۲۷۲

روزے کے افطار سے قبل افطار کرنے کی سزا............	۲۷۳
حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا چاند کے ثبوت کے بغیر رمضان شروع کرنے پر ارشاد............	۲۷۶
شریعت میں چاند کے بارے میں حساب کا اعتبار نہیں............	۲۷۷
امکان رؤیت کا مسئلہ............	۲۷۷
آپ ﷺ شعبان کے چاند دیکھنے کا خوب اہتمام فرماتے............	۲۷۹
ہم لکھی پڑھی امت نہیں ہیں............	۲۷۹
چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو............	۲۸۱
تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے............	۲۸۱
دو عادل آدمیوں کی گواہی پر رویت کا فیصلہ............	۲۸۲
آپ ﷺ کا ایک آدمی کی گواہی پر فیصلہ............	۲۸۳
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاشم بن عتبہ کی گواہی قبول نہ فرمانا............	۲۸۳
اکیلا چاند دیکھنے والا سب کے ساتھ عید کرے اور اپنی رویت پر متوجہ نہ ہو......	۲۸۴
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا پہلے عید کر لینے پر تنبیہ فرمانا............	۲۸۴
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اہل شام کی رؤیت پر عمل نہ کرنا........	۲۸۵
آپ ﷺ چاند دیکھتے وقت اس سے چہرہ مبارک پھیر لیتے تھے............	۲۸۶
چاند دیکھنے کے چند مسائل............	۲۸۸
رؤیت ہلال کا ثبوت............	۲۸۸
مطلع صاف ہونے کی حالت میں رویت ہلال کے مسائل............	۲۹۰

مطلع صاف نہ ہونے کی حالت میں شوال کے چاند کا ثبوت........................	۲۹۰
مطلع صاف ہونے کی حالت میں شوال کے چاند کا ثبوت........................	۲۹۱
عیدالاضحیٰ اور باقی نومہینوں کے چاند کا ثبوت........................	۲۹۱
چند جدید مسائل........................	۲۹۳
اختلاف مطالع........................	۲۹۵
اختلاف مطالع کسے کہتے ہیں؟........................	۳۰۰
چاند دیکھنے کی دعائیں........................	۳۰۴
رمضان کا چاند دیکھ کر پڑھنے کی دعائیں........................	۳۰۶
رمضان کی دعاء........................	۳۰۶